بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ایڈیٹر:- ملک صلاح الدین ایم اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ سالانہ چھ روپے
فی پرچہ ۲ آنے
جلد ۳ | ۷ امان ۱۳۳۳ ہش یکم رجب ۱۳۷۳ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۵۴ء | نمبر ۹

خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی حد بندی نہیں ہو سکتی

اسلام کا بے مثال نظریہ

ہر مذہب اپنے معتقدات کے مطابق دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کا تصور پیش کرتا ہے۔ مگر سب سے اعلیٰ اور اکمل تصور اسلام نے پیش کیا ہے۔ چنانچہ یہود اور نصاریٰ اسبات کا یقین رکھتے ہیں کہ خدا کی رحمت اور بخشش کے حقدار صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو یہودی یا مسیحی ہوں۔ لیکن اسلام اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی رحمت کو بہت ہی وسیع قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

کہ میری رحمت سب پر وسیع ہے اس میں کسی مومن و کافر کی تمیز نہیں۔ بالآخر اُس کی بخشش سب پر حاوی ہو گی

پچھلے دنوں جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تحقیقاتی عدالت میں اس طرز کا ایک سوال کیا گیا تو حضور نے اسلام کے اسی نظریہ کو پیش فرمایا یعنی:-

"سوال:- اسلام کے بعض نکتہ چین کہتے ہیں کہ اسلام جیسا کہ ایک معمولی عالم دین اسے سمجھتا ہے ذہنی غلامی کو دائمی شکل دیتا ہے کیونکہ وہ دیانتداری سے مخالفت کرنے والوں کو چاہے وہ کتنے ہی دیانتدار ہوں ہمیشہ کے لئے جہنمی قرار دیتا ہے۔

جواب:- میری رائے میں اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جو جہنم کو ابدی نہیں سمجھتا"

اس کے برعکس حال ہی میں (آزاد ۲/۵۴) ایک مولوی صاحب نے احمدیوں کے عام مسلمانوں سے بنیادی اختلافات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"مسلمانوں کے نزدیک جنت اور دوزخ ابدی ہے قادیانیوں کا خیال ہے کہ کفار کچھ مدت تک دوزخ میں رہیں گے اور اس کے بعد انہیں وہاں سے نکال لیا جائے گا"

(رحمت لاہور مورخہ ۲۷ ۲/۵۴)

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچ فرمایا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے کہ

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
جب تعلیم قرآں کو بھلایا

افسوس اسلام وہ قوم تھی جسے ایسی محکم اور غیر محرف کتاب دی گئی تھی جو آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مصداق ہے۔ لیکن مسلمانوں کی مہجوری ملاحظہ ہو کہ وہ آج اس واضح تعلیم کے خلاف معتقدات کو عین اسلام قرار دے رہا ہے!!

چونکہ احمدیوں سے یہ اختلاف اسلام ہی کی طرف نسبت دینے والوں کا ہے اس لئے اس کے فیصلہ کے لئے بھی ہمیں اسلامی تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول"

یعنی اگر تمہیں کسی امر میں اختلاف ہو تو اسے خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے بیان فرمودہ احکام و اقوال پیش کرو۔

پس فرمودہ خداوندی کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی نظریہ کے مطابق جنت خدا تعالیٰ کے انعام اور اُس کی رضا کے مقام کا نام ہے اور دوزخ بندہ کی اصلاح اور اُس کی کمزوری دور کرنے کے لئے بمنزلہ ہسپتال ہے۔ جوں جوں کسی بندے کی روحانی اصلاح ہوتی جائے گی وہ اس سے نکلتا جائے گا یہی وجہ ہے کہ بعض روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں کہ

"لیاتین علی جهنم زمان لیس فیہا احد تخفق ابوابہا"

(احمد بن حنبل بحوالہ تفسیر فتح البیان سورۃ ھود ع ۹)

یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ اس کے دروازے بجیں گے اور اس میں کوئی شخص نہ ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم میں جنت اور دوزخ دونوں کے متعلق خلود کا لفظ آتا ہے۔ مگر سورۃ ھود ع ۹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ یعنی جہاں دونوں کے متعلق خٰلدین فیہا مادامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربک کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہاں اس کے معاً بعد دوزخ کے متعلق فرمایا کہ ان ربک فعال لما یرید تیرا رب جو چاہتا ہے یقیناً اسے کر کے رہتا ہے۔ جس سے یہ امر بالکل عیاں ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ مشیت کسی وقت فعل کی صورت ضرور اختیار کرے گی اور وہ وقت ہو گا جبکہ رحمتی وسعت کل شیء کا کامل ظہور ہوگا۔ اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے مطابق جہنم پر ایسا وقت آ چکا ہوگا۔ جب اس کے اندر کوئی شخص بھی نہ ہوگا۔ اور نسیم صبا اس کے دروازے کھٹکھٹائے گی۔ (تفسیر معالم التنزیل)

علاوہ ازیں جنت کے متعلق فرمایا عطاءً غیر مجذوذ یعنی سوائے اس (وقت) کے جو تیرا رب چاہے یہ ایسی عطا ہے جو کبھی کاٹی نہ جائے گی۔ اور اسی قسم کے الفاظ سورۃ تین اور انشقاق میں اجر غیر ممنون آتے ہیں۔ پس جنت اور دوزخ کے متعلق اختلاف الفاظ اس بات کی بین دلیل ہیں کہ جو قسم کی ابدیت جنت کو حاصل ہے۔ یقینی طور پر جہنم کو حاصل نہیں۔

البتہ سورۃ جن ع ۲ میں آتا ہے ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خٰلدین فیہا ابدا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے پہلے کفار کا ذکر ہے لیکن اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ہے وہ صرف کفار پر چسپاں نہیں بلکہ ہر ایک نافرمانی کرنے والے پر خواہ موحد ہو یا غیر موحد اس لئے اس کے حکم کی عمومیت کو ہم کسی صورت میں مقید نہیں کر سکتے۔

الغرض جب قرآن کریم کی واضح آیات اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچی ہے کہ جہنم پر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت وسیع ہو کر بقول صادق و مصدوق اس جگہ بھی رحمت خداوندی کی ہوائیں چلیں گی تو کسی کا کیا حق ہے کہ خدا کی رحمت اور اس کی بخشش کی حد بندی کرے۔ اور یہ وہ نظریہ ہے جسے اسلام کے سوا کسی اور مذہب نے اس طور پر پیش نہیں کیا۔

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و بزرگان سلسلہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت مقیم ہیں۔ احباب اپنے مقدس آقا کی صحت کاملہ۔ درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں

طلاق یا خلع

یا تو وہ زمانہ تھا کہ کسی عورت کا اپنے خاوند سے جدا ہونا ناممکن قرار دیا جاتا اور کہا جاتا تھا کہ یہ ایسا رشتہ ہے جسے موت ہی توڑ سکتی ہے۔ یا پھر ایسا زمانہ آیا کہ عورت کو ایسی آزادی حاصل ہوئی جو طلاق (یا خلع) ایک کھیل بن کر رہ گئی۔ چنانچہ انگلستان کی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو:-

"برطانیہ کے متعلق اعداد یہ ہیں کہ یہاں کی بالغ آبادی میں ہر اس منٹ میں ایک شادی ٹوٹتی ہے پچھلے سال ۲۰ ہزار طلاقیں واقع ہوئیں اور ۳۰ ہزار احکام افتراق زوجین کے جاری ہوئے"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۶ ۲/۵۴)

آخر یہ نوبت کیوں آئی؟ محض اس لئے کہ دنیا نے کبھی تفریط کا دامن پکڑا اور کبھی افراط میں گرفتار ہوگئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خاص حالات اور حقیقی ضرورت کے وقت طلاق (یا خلع) ہی بہترین ذریعہ ہے جس سے ایک مظلوم عورت آزادی کا سانس لے سکتی ہے اور ناخوشگوار زندگی کو خوشگوار حالات سے بدلا جا سکتا ہے۔ لیکن برطانیہ کی طرح اسے بازیچہ اطفال بنا لینا بھی تو عقلمندی نہیں۔

اخبار پرتاپ کی تازہ اشاعتیں "طلاق کی ضرورت" کے عنوان سے مختلف مضمون نگاروں کی طرف سے موافق و مخالف خیالات شائع ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک گریجوایٹ مضمون نگار نے نہایت مدلل رنگ میں اس مسئلہ کے حق میں حالات حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"طلاق سے مخالف مغربی ممالک کی گھریلو زندگی میں اس سے پیدا شدہ خطرناک نتائج دکھا کر ہمیں ڈرا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں مغرب کی طرح طلاق کو اتنا سستا اور کمزور نہیں بنانا ہوگا کہ چھینکنے اور خراٹے سے ہی میاں بیوی ایک دوسرے کا بچہ کاٹنے پر آمادہ ہو جائیں۔ بلکہ ہمیں اس کو چند ضروری شرائط سے محدود کر دینا ہوگا تاکہ یہ نفس پرستوں کا کھلونا نہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے دانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

لائحہ عمل

اسی پرچہ میں دوسری جگہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور خطبہ درج ہے۔ جو ہمارے سال رواں کے ٹھوس پروگرام کا حامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت سے مالی اور جانی دونوں قسم کے مطالبات کئے ہیں۔ یا بلفظ دیگر ہمیں دونوں قسم کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ گو ایک سچے مومن کے دل میں بیعت کے بعد اس بات کا خیال بھی نہیں آنا چاہیئے کہ اس کا بھی اپنا کوئی مال ہے یا اُس کی جان کی بھی کچھ قیمت ہے۔ کیونکہ بیعت (جس کے معنے اپنے تئیں بیچ دینے کے ہیں) کے بعد سب کچھ خدا اور اُس کے قائم کردہ امام کے تصرف میں ہے جہاں چاہے اور جتنا چاہے خرچ کرے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

یعنی خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ہمیشہ کے سکھ چین دینے کے لئے اُن سے اُن کے نفوس و اموال لے لئے ہیں۔" اب جتنا جتنا کوئی شخص اپنے اخلاص اور محبت میں بڑھتا چلا جائے گا۔ وہ اپنے لئے سکھ اور چین کے سامان زیادہ سے زیادہ مقدار میں فراہم کرتا چلا جائے گا۔

آج دنیا جس قدر مادی سامانوں کے فراہم کرنے میں آگے بڑھ رہی ہے اسی قدر روحانیت سے دور ہوتی جارہی ہے۔ روحانیت کا پانی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ ہر فرد کے پاس اس آب حیات کو لے کر پہنچے اور جان بلب روحوں کو اس سے سیراب کرے۔ اور یہ چیز ناممکن ہے جب تک ہم آسمانی آواز پر لبیک کہنے والے افراد کو علم و معرفت کے زیور سے آراستہ نہ کریں۔

اربوں اور کروڑوں کی دنیا میں چند سو مبلغین کی نسبت ہی کیا ہے۔ جب تک ہر احمدی بجائے خود مبلغ نہ ہو اُسے خود علم و معرفت سے وہ حصہ حاصل نہ ہو۔ جس سے وہ دوسروں کی ہدایت کا سامان کر سکے اُس وقت تک ساری دنیا میں روحانی انقلاب کس طرح لایا جا سکتا ہے۔

پس اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے حضرت امام ہمام نے آئندہ سال کا پروگرام ہمارے سامنے رکھا ہے کس قدر سادہ۔ آسان اور ہر شخص کے لئے قابل عمل پروگرام ہے۔ ایک نیچے سے لے کر بوڑھے تک ایک عالم سے لے کر معمولی لکھے پڑھے آدمی تک سبھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ پیش کردہ پروگرام کا مختصر خاکہ حضور کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔

۲۔ جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔

۳۔ ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اُس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اُس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔

۴۔ ہر آدمی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرے اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعت اسلام کے لئے دے۔

پھر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جس امر کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ بھی حضور نے ہمارے سامنے رکھ دی یعنی:۔

" محض ارادہ اور قوت عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ارادہ کریں اور پھر اپنے اندر قوت عمل پیدا کریں تو یہ کام اسی طرح ممکن ہے جس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شام کی روٹی پکا لے یا کل کے کھانے کے لئے تیاری کرے"۔

شاندار نتیجہ

پس اگر جماعت کا ہر فرد وقت کی نزاکت کو پہچانتے ہوئے دین کی ضرورت کا احساس کر کے آگے بڑھے تو اس شاندار نتیجہ کو پانچ سال کی مدت میں دیکھ لے گا۔ جس کے متعلق فرمایا:۔

" اگر دوست اس طرف توجہ کریں .... اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں ..... تو ہمارا اگلا سال ہمارے سامنے نئی شکل میں ظاہر ہوگا:۔

(۱) ہماری تبلیغ بڑھی ہوئی ہوگی ——

(۲) ہماری جماعت میں پہلے سے زیادہ اخلاق پیدا ہو چکے ہوں گے ——

(۳) جماعت کی تعلیم پہلے سے اچھی ہو چکی ہوگی ——

(۴) دین کا جذبہ ترقی کر چکا ہوگا ——

(۵) اور جماعت قربانی میں ترقی کرنے کے قابل ہو چکی ہوگی ——

دوستو! سال کے دو ماہ گذر گئے تیسرے کا آغاز ہے۔ وقت جلد جلد گذر رہا ہے کام بہت زیادہ ہے۔ عقلمند کسان پر وقت تخم ریزی کرتا ہے تا بر وقت اُس کا پھل کاٹ سکے۔ دین کا کام بہرحال موکر رہنا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اس خدمت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل ہو جائے ؎

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
بمنت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

(م ۔ ح)

۲۰ر فروری

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

اگرچہ یہ نظم ۱۲ر فروری کے پرچہ میں درج ہونے کے قابل تھی لیکن بوجہ عدم گنجائش درج نہ کی جا سکی —— (ادارہ)

شکر ہے پھر زندگی میں آگئی
بیسویں تاریخ ماہ فروری

پیشگوئی مصلح موعود کی
حسب وحیِ مقتدر پوری ہوئی

مرحبا ابنِ مسیحِ احمدی
آشکارا شانِ ابراہیم کی

نار کو گلزار صحرا کو چمن
دیکھ کر ہر روح سجدے میں پڑی

حُسن و احساں میں مسیحا کا نظیر
آیتِ مجسّم قدرتِ حق دیکھ لی

زندہ باش اے مصلحِ امراضِ دل
جانِ تنِ بے جاں میں تو نے ڈال دی

تیری شہرت خدمتِ اسلام سے
مشرق و مغرب میں ہے پھیلی ہوئی

چھا رہی تھیں ہر طرف تاریکیاں
بدرِ تاباں سے کے آیا روشنی

نیکیاں بدیوں پہ غالب آگئیں
سب نے تسبیحِ خدائے پاک کی

کفر کی ظلمت ہوئی کافور ہے
مژدۂ جاں بخش پہنچا یک تجلی

جو جفائیں کرتے ہیں کرتے رہیں
ڈال لی اکملؔ نے خُوِ تسلیم کی

مطمئنہ نفس ہو یارب عطا
دے ندائے فادخلی فی جنّتی

صفحہ نمبر ۱ سے آگے

بن جائے۔ (ریتاب ۳/۵ ۲)

اس اقتباس کا ابتدائی حصہ غالباً مذکورۃ الصدر قسم کی خبروں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور آخر میں بالکل وہی نظریہ پیش کیا گیا ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے سے اسلام نے دنیا کے سامنے رکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر دنیا کے ایک حصہ نے ابھی طرح تجربہ کر لیا ہے کہ بعض حالات میں خانگی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے طلاق (یا خلع) کی ضرورت یقینی ہے تو وہ اس امر کی ضرورت کو بھی شدت سے محسوس کر رہی ہے کہ اُس کے لئے بعض ضروری شرائط اور حد بندیاں ہوں

مگر زندہ باد۔ اسلام ؟!! کہ اس نے اس بارہ میں واضح تعلیم پیش کی ہے۔ جہاں اس نے بحالت مجبوری طلاق کا دروازہ کھولا ہے۔ وہاں فی الواقع ایسی پابندیاں عائد کی ہیں کہ جو مرد یا عورت کو اس قسم کے فوری اور غیر ضروری فیصلہ سے روکتی ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ اسلام کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق مرد اور عورت دونوں کو ان کا پابند کرائے بغیر چارہ نہ ہوگا !! (م ۔ ح)

مقامی خبریں!

قادیان ۲۷ر فروری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے میاں فخرالدین صاحب مالاباری درویش قادیان کے ہاں دوسری بیوی سے لڑکا تولد ہوا۔

یکم مارچ کو محمد شریف صاحب کارکن لنگرخانہ کے ہاں بھی دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

۳ر مارچ۔ محمد شفیع صاحب آف مارٹنیشیش زیارت مقامات مقدسہ کے لئے یکم مارچ کو قادیان آئے۔ اور آج صبح واپس پاکستان چلے گئے۔

درخواست دعا۔ خاکسار کی بچی عزیزہ شوکت جہاں چھ ماہ سے شدید بخار میں مبتلا رہی۔ خاکسار کا لڑکا نیاز احمد اس سال انٹر کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ عزیزہ کی کامل صحت کیلئے اور عزیز کی شاندار کامیابی اور ترقی ایمان کے لئے التماس دعا ہے۔ اسی طرح گجی (میسور) میں حال ہی میں ایک نئی جو جماعت قائم ہوئی ہے اُن سب کی استقامت اور ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ سید ڈاکٹر محمد حسین ورنگل

خطبہ جمعہ

مبارک ہیں وہ لوگ جو یہ محسوس کریں کہ ہم پر ایک نیا زمانہ اور نیا دور آیا ہے

اور

پھر اس نئے دور کے مطابق اپنے فرائض کو محسوس کریں اور اس کے مطابق عمل کرنیکی کوشش کریں

ہر تعلیم یافتہ مرد اور عورت جماعت کے کسی ایک ناخواندہ مرد یا عورت کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ کوشش کرو کہ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔
ہر زمیندار ½ فیصدی فصل زیادہ بوئے اور اس کی مدنی تحریک جدید میں دے۔ اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرو اور اسکی آمدنی اشاعت اسلام کے لئے دو

جماعت احمدیہ کے لئے نئے سال کا اہم پروگرام۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج اس سال کا پہلا دن ہے

اور نیا سال جمعہ کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ ہر سال انسان کے اندر نئی امنگیں لاتا۔ اور اس کے اندر نئے جذبے پیدا کرتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نئے سال کی تبدیلی کو محسوس نہیں کرتے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نئے سال کی تبدیلی کو تو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اس میں اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے کوئی نیا عہد نہیں کرتے۔ اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو نئے سال کی تبدیلی کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بھی پاتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو یہ محسوس کریں۔ کہ ایک نیا زمانہ اور نیا دور ہم پر آیا ہے۔ اور پھر اس نئے زمانہ اور نئے دور کے متعلق اپنے فرائض کو محسوس کریں۔ اور پھر اپنے فرائض کو محسوس کرنے کے بعد عمل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ کے سامنے کچھ پروگرام

رکھا ہے ہم اگر نئے سال میں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً جماعت میں غیر معمولی اصلاح اور غیر معمولی تربیت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو باتیں میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے مردوں اور عورتوں کے سامنے رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔

معمولی لکھنا پڑھنا سکھائے

ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ نسبتاً زیادہ ہے۔ تمام پاکستان میں مردوں کا ۱۲ فی صدی حصہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں یہ نسبت ۲۰۔ ۲۵ فیصدی ضرور ہے۔ اگر جماعت کے ۲۰۔ ۲۵ فیصدی لوگ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس سال ۲۰۔ ۲۵ فی صدی اور لوگ تعلیم یافتہ ہو سکتے ہیں۔ گویا اگر ہم عزم کریں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں۔ تو اگلے سال ہماری ۵۰ فی صدی تعداد تعلیم یافتہ ہو جائے گی۔ پھر اگر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ گو ربوہ میں عورتیں تعلیم کے لحاظ سے مردوں سے بہت زیادہ آگے ہیں۔ لیکن باہر کی جماعتوں میں

عورتوں کی تعلیم

کا یہ معیار نہیں۔ اگر ہم عورتوں کے لحاظ سے وہی معیار لیں۔ جو دوسرے مسلمانوں میں مردوں کا ہے تب بھی جماعت کی ۱۲½ فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر جماعت کی ہر لکھی پڑھی عورت کم سے کم ایک اور عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ تو اگلے سال تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد ۲۵ فی صدی ہو جائے گی۔ اس طرح اگلے دو سال کی جدوجہد میں ہم سب کو تعلیم یافتہ بنا دیں گے۔ اور یہ کام مشکل نہیں۔ ہر شخص اگر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی ایک شخص کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھانا کوئی مشکل امر نہیں۔ لکھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اسے کاتب بنا دیا جائے۔ اسی طرح پڑھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ وہ دوسرا شخص عالم بن جائے۔ بلکہ معمولی لکھنا پڑھنا سکھانے سے

میری یہ مراد ہے

کہ وہ حروف جوڑ سکے اور اردو کے الفاظ کو ادا کر سکے۔ اور چونکہ یہ ہماری اپنی زبان ہے۔ اس لئے وہ آگے جلد ترقی کرے گا۔ پس یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ محض ارادہ اور قوت عمل کی ضرورت ہے اگر ہم ارادہ کریں۔ اور پھر اپنے اندر قوت عمل پیدا کریں۔ تو یہ کام اسی طرح ممکن ہے۔ جس طرح یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی شام کی روٹی پکا لے یا کل کے کھانے کے لئے تیاری کرے یہ اسی طرح ممکن ہے۔ جس طرح کوئی شخص ہفتہ میں ایک بار۔ دو بار۔ تین بار۔ چار بار۔ پانچ بار۔ چھ بار یا سات بار نہا لے۔ اور جسم کی صفائی کرے۔ اگر کوئی دقت ہے۔ تو محض یہ کہ ہم اس کے لئے ارادہ اور عزم نہیں کرتے پس

ایک تحریک

میں نے یہ کی تھی۔ کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت کم سے کم کسی ایک مرد یا عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ اور زیادہ ہو جائے۔ تو یہ اور بھی اچھی بات ہے

دوسری بات میں نے یہ پیش کی تھی۔ کہ اس سال تمام جماعت میں

تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے

جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور اس کی بھی جو صورت میں نے پیش کی ہے۔ اس میں کوئی مشکل نہیں اور وہ صورت یہ ہے۔ کہ تحریک جدید میں کم سے کم پانچ روپے دے کر ہر شخص شامل ہو سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حصہ لینے والا پانچ روپے دے۔ بلکہ اگر کوئی ایک روپیہ دے سکے۔ تو پانچ آدمی مل کر ایک آدمی کے وجود کے طور پر پانچ روپیہ لکھا دیں۔ اور اگر فرض کرو۔ وہ ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتے۔ آٹھ آٹھ آنے دے سکتے ہیں تو دس آدمی مل کر ایک وجود کے طور پر پانچ روپے لکھا دیں۔ بہر حال ایک دفعہ یہ کوشش کی جائے کہ

جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے

اگر ہم اس سال ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو میرا وسیع تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص نیکی کی طرف کوئی قدم اٹھاتا ہے۔ تو اسے بعد میں اس کو پھیلانے کا موقعہ ملتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جو لوگ پانچ پانچ روپے دے کر تحریک جدید میں شروع میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اسی دور کو چار چار پانچ پانچ سو روپیہ پر ختم کیا ہے۔ جب میں کہتا ہوں۔ کہ جماعت کا ہر فرد ایک ایک روپیہ یا آٹھ آٹھ آنے دے کر تحریک جدید میں شامل ہو جائے۔ تو میں جانتا ہوں کہ وہ ایک جگہ پر کھڑے نہیں ہوں گے بلکہ یہ ایک روپیہ یا آٹھ آنے انہیں گھسیٹ کر آگے لے جائینگے۔ اور وہ اس ایک روپیہ یا آٹھ آنے سے سو دو سو یا پانچ سو اور ہزار روپیہ تک چلے جائینگے

تیسری تحریک

جو میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی۔ یہ تھی کہ ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ½ فی صدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔ مثلاً ایک شخص ۲۰۰ کنال فصل بوتا ہے۔ تو وہ ۲۰۱ کنال فصل بوئے اور اس ایک کنال کی آمد محض

خدا تعالیٰ کے لئے وقف

کرے۔ تاکہ اس سے غیر قوموں اور غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام ہو۔ یہ بھی کوئی مشکل نہیں۔ ½ فیصدی زیادہ کام کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے

ایک کام میں ۲۰ منٹ خرچ کرتے تھے۔ اور وہ ۲۱ منٹ خرچ کرے تو اس کے لئے یہ کونسی مشکل بات ہے۔ یا اگر کسی شخص نے ایک کام پر ۱۰۰ منٹ خرچ کرنے تھے۔ اور وہ اس پر ۱۰۵ منٹ خرچ کرے تو

یہ کونسی مشکل بات ہے

یا اگر کسی نے ایک جگہ ۱۰۰ دن ٹھہرنا تھا۔ اور وہ ۱۰۵ دن ٹھہر جائے۔ تو یہ کونسی مشکل بات ہے۔ اس چیز کا زائد فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے اندر پانچ فی صدی زیادہ محنت کرنے کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ جو ان کے دوسرے کئی کاموں میں مفید ثابت ہوگی۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے بھی سلسلہ کی آمد بڑھ سکتی ہے۔ اور دوستوں کو سلسلہ کے کاموں میں شمولیت کا موقعہ مل سکتا ہے

پھر ایک تحریک میں نے یہ کی تھی۔ کہ ہر آدمی

اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرے

اور اس سے جو آمد ہو۔ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔ چنانچہ دو عورتوں کی طرف سے کچھ چندہ آبھی چکا ہے۔ ایک عورت نے میری اس تقریر کے بعد کچھ کام کیا۔ اس سے دس آنے کی آمد ہوئی۔ جو اس نے تحریک جدید میں دی۔ اور دوسری عورت کا میں جلسہ پر اپنی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ اس نے میری تقریر کے بعد تین کارڈ لکھ کر دیئے۔ اور اس کے بدلہ میں تین پیسے حاصل کئے۔ اور یہ تین پیسے اس نے تحریک جدید میں دیدیئے۔ اگر ہر شخص کوئی نہ کوئی کام شروع کردے۔ اور اس کی آمد اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔ تو

سلسلہ کی آمد میں کافی ترقی

ہو سکتی ہے۔ میں نے اچھے اچھے افسروں کے متعلق معلوم کیا ہے۔ انہوں نے میری اس تقریر کے بعد اپنے لئے بعض کام سوچے ہیں۔ مثلاً بعض افسروں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ وہ کسی دن اسٹیشن پر چلے جائیں گے۔ اور مسافروں کا سامان گاڑی سے باہر نکال کر رکھ دیں گے۔ اور اس طرح کچھ نہ کچھ آمد پیدا کریں گے۔ گویا کسی نے کوئی کام سوچا ہے۔ اور کسی نے کوئی اگر یہ روح جماعت میں پیدا ہو جائے تو چاہے اس کے نتیجہ میں کتنی کم آمد پیدا ہو کم از کم اس کا اس قدر فائدہ تو ضرور ہوگا۔ کہ جماعت کے اندر

قربانی کی روح پیدا ہو گی

دوسرے غریب اور امیر میں جو فرق آجکل پایا جاتا ہے۔ وہ دور ہو جائے گا۔ تیسرے ہر ایک شخص کی ذہنیت اس طرف مائل ہوگی۔ کہ وہ اپنے مقررہ رستہ سے ہٹ کر بھی کوئی کام کرنا چاہیئے میں اپنے لئے بھی سوچ رہا ہوں کہ کوئی ایسا کام نکالوں کہ دوسرے کاموں میں فرق پڑے بغیر اس کے نتیجہ میں کچھ آمد پیدا کر کے سلسلہ کو دے سکوں۔ عام

طور پر ایک زمیندار۔ ایک صناع یا ایک تاجر کوئی کام کرتا ہے تو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ اور اس میں سے کوئی ایک حصہ خدا تعالیٰ کے لئے دے دیتا ہے لیکن یہ کام خالص خدا تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ اور اس سے جو آمد ہوگی۔ وہ خالص اشاعتِ اسلام کے لئے ہوگی۔

یہ پروگرام

میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا تھا۔ اگر دوست اس طرف توجہ کریں۔ سلسلہ کے اخبار بار بار جماعت

نجات کی طرف دوڑو

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

(۱) خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دیگا (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر اور ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟

— مرزا محمود احمد —

اخبار بدر تیسرے سال میں

احباب جماعت سے ایک ضروری گذارش

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اخبار بدر کو جاری ہوئے پورے دو سال گذر گئے۔ اور اس پرچہ سے تیسرے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور اُس کا احسان ہے کہ باوجود حالات کی انتہائی مجبوریوں کے مقررہ تاریخوں پر باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا ہے اور آئندہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں سے یہی امید ہے کہ وہ احباب کی توفیق دیتا رہے گا۔ کیونکہ یہ کام اُسی کا ہے اور اُسی کی عنایت انجام کو پہنچا سکتی ہے وما توفیقنا الا باللہ

دوسرے سال میں بدر پر کیا گذری اُسکے متعلق ہی جانتا ہے جو سلسلہ کی معذوری اور حالات کی مجبوریوں سے کسی حد تک واقف و آگاہ ہو۔ اسوقت احباب کرام کی خدمت میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس ارشاد کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے اخبار بدر کے اجراء کے موقع پر احباب جماعت کو فرمایا حضور رقمطراز ہیں:-

"سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنیکی توفیق بخشے اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کرسکیں اور جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے!!"

دوستو! مرکز کی طرف سے جو کچھ ہو سکا اُس نے اپنا فرض ادا کیا مگر احباب بھی اپنے طور پر اندازہ فرمائیں کہ انہوں نے اپنے مقدس امام کی تحریک پر اس اخبار کی اشاعت میں کس قدر حصہ لیا! حقیقت یہ ہے کہ موجودہ صورت میں خریداروں کی تعداد قابل اطمینان نہیں کجا اُسے روزانہ کیا جائے!!

بحر تبلیغی نقطہ نگاہ سے احمدیت کے دائمی مرکز کی یہ آواز اول تو ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں پہنچنی ضروری ہے۔ لیکن اگر ہم بعض صوبوں کی ہر تحصیل میں بھی ایک ایک بھیجنا چاہیں تو اس کے لئے بھی سینکڑوں پرچوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ظاہر ہے جب تک احباب کرام اس طرف اپنی خاص توجہ نہ دیں اشاعت دین کا یہ کام خاطر خواہ طور پر پایۂ تکمیل کو پہنچ نہیں سکتا۔ اسلئے جہاں یہ امر باعث مسرت ہے کہ احمدیت کے دائمی مرکز سے جماعت کی آواز عرصہ دو سال سے باقاعدہ بلند ہو رہی ہے وہاں احباب پر یہ بھی فرض ہے کہ اپنے مقدس امام کے ارشاد کی تعمیل میں پہلے سے بڑھ کر اسکی اشاعت میں حصہ لیں خواہ از خود خریدار بن کر یا دوسروں کو تحریک کر کے یا اپنے خرچ پر زیر تبلیغ افراد اور موزوں مقامات پر پرچے جاری کرا لینے کے ذریعہ۔

علاوہ ازیں ملک کے دور دراز حصوں میں عوام کے مذہبی خیالات مخالفین کے اعتراضات سے اطلاع اور اخبار کو زیادہ مفید بنانے کیلئے قیمتی مشوروں کی ہر وقت ضرورت ہے۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعت ہندوستان کے ہر حصہ میں موجود ہے اگر ہر جگہ کے احباب اتنا ہی التزام کر لیں کہ جماعت کے موافق یا مخالف جب بھی کوئی مضمون یا نوٹ کسی اخبار یا رسالہ میں دیکھیں اُسکا ایک پرچہ فوری طور پر مرکز میں بھیج دیا کریں۔ تاکہ بروقت ۲۲

کو اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔ سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان

ذمہ داری سے کام لیں اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔ اور پھر اگر قوم کو پوری طرح ادا کر کے چھوڑیں تو ہمارا اگلا سال ہمارے سامنے نئی شکل میں ظاہر ہوگا۔ ہماری تبلیغ بڑھی ہوئی ہوگی۔ ہماری جماعت میں پہلے سے زیادہ اخلاق پیدا ہو چکے ہوں گے۔ جماعت کی تعلیم پہلے سے اچھی ہو چکی ہوگی۔ دین کا جذبہ ترقی کر چکا ہوگا۔ اور جماعت قربانی میں ترقی کرنے کے قابل ہو چکی ہوگی۔

پس میں

اس نئے سال میں

جمعہ کے مبارک دن میں جو اس سال کا پہلا دن ہے۔ جماعت کو ان امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جماعت کے سارے احباب

پختہ عزم اور ارادہ

کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے

۲۲ فائدہ اُٹھایا جا سکے ـــــ پس ایسا کرنے والے دوست یقیناً اپنے مقدس امام کی اُن دعاؤں کے مستحق ہونگے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخبار کو چلانے والوں کے حق میں کی ہیں!! (م ـ ع)

جماعت احمدیہ

دوسری قسط

(تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء)

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کس طرح ایک متلاشی روحانیت ہر مذہب کے عالم کے پاس اپنی آرزو لے کر جاتا ہے۔ لیکن کسی سے اس کے دل کی مراد پوری نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے دل کے اطمینان کی صورت کسی سے بن نہیں پڑتی۔ حتیٰ کہ اسے اسلام کے مختلف فرقے بھی روحانیت سے خالی نظر آتے ہیں۔ بالآخر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "فتح اسلام" سے ایک عبارت دیکھتا ہے جس میں اس کو امید کی شعاع نظر آتی ہے ——

اس نے جلدی سے رختِ سفر باندھا تا اس وجود سے ملاقات کرے جو اس تاریک زمانہ میں روشنی اور نور لے کر ظاہر ہوا ہے۔ تلاش و جستجو کے بعد وہ سرزمین قادیان پہنچا۔ قادیان کی بستی کو دیکھ کر وہ قدرے مایوس ہوا کیونکہ اس کا یہ خیال تھا کہ اس وجود کے ظہور کی جگہ بہت عظیم الشان ہو گی۔ عالی محلات سے مزین ہو گی لیکن ان خیالات کے برعکس اس نے ایک چھوٹا سا گاؤں دیکھا جو ایک ویرانے سے مشابہ تھا۔ جہاں کوئی ظاہری ترقی کے ذرائع نہ تھے نہ ریلوے اسٹیشن تھا نہ کوئی تجارتی منڈی تھی۔ نہ کوئی ذہنی مینار کوارٹر تھا۔ اس نے دل ہی دل میں کہا اگر یہ خدا کا بندہ کسی عظیم الشان شہر میں ظاہر ہوتا تو اس کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی یہ تو ایک ویرانے میں بیٹھا ہے۔ لیکن جلد ہی اس کے ان خیالات میں انقلاب آ گیا۔ اور اس نے کہا میرے یہ خیالات درست نہیں کیونکہ اس سے پہلے آنے والے بزرگ بھی ایسی جگہوں میں ہی آتے رہے ہیں جو کہ ویرانوں سے مشابہ تھے۔ اور لوگوں نے اس وقت بھی یہی اعتراض کیا تھا کہ یہ نور کسی بڑے شہر میں کسی بڑے امیر و کبیر انسان پر کیوں نازل نہیں ہوا۔ اس لئے ان خیالات کو چھوڑ کر وہ اس مقدس انسان سے ملاقات کرنے کے لئے آگے بڑھا۔

بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض

جب اس نورانی وجود سے ملاقات کی تو اس کا دل بہت مسرور ہوا۔ کیونکہ وہاں اس نے ایک ایسی ہستی کو دیکھا۔ جس سے خدا کلام کرتا ہے۔ اور دیگر مذاہب کے نمائندوں میں جو ناامیدی کے آثار تھے وہ اس بزرگ ہستی میں قطعی نہ تھے۔ بلکہ وہ نورانی وجود صاف اور کھلے الفاظ میں بتا رہا تھا کہ:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ خدا میں اور اس کی مخلوق میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے۔ اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر اسلام صفحہ ۲۹)

چنانچہ اس روحانیت کے متلاشی نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ یہ صرف باتیں ہی نہ تھیں بلکہ عملی طور پر دہریت کے طوفان اور مادیت کے موجیں مارتے ہوئے سمندر کو ایک زبردست بند کے ذریعہ روک دیا گیا ہے۔ اور اس بند کو مضبوط تر بنانے کے لئے ایک جماعت تیار کی گئی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جو "جماعت احمدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض

اس نے دیکھا کہ اس جماعت میں شامل ہونے والوں میں نورِ ایمان ہے۔ اپنے مولا کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ اور اس جماعت کے قیام کی حسب ذیل اغراض رکھی گئی ہیں:۔

اول ۔ انسان اور خدا کے درمیان اس تعلق کو پھر سے قائم کرنا جو ایک عرصہ سے ٹوٹ چکا ہے۔

دوئم ۔ اور امتدادِ زمانہ کی وجہ سے جو اخلاقی کمزوریاں مسلمانوں، عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ میں پیدا ہو چکی ہیں ان کو دور کرنا۔

سوئم ۔ مختلف قوموں کے درمیان صلح اور آشتی کو قائم کرنا۔

چہارم ۔ تمام دنیا کی اقوام کو اس مصلح کے ہاتھ پر جمع کرنا جو اس زمانہ میں تمام اقوام کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اور اس طرح اتحاد اقوام و مذاہب کا نظارہ دنیا میں پیش کرنا۔

پنجم ۔ اس جماعت کے ذریعہ سے دنیا میں ایک جدید نظام کو قائم کرنا جو نظام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لحاظ سے بہترین ہو اور آہستہ آہستہ اسی نظام کو دنیا کے سب نظاموں پر بذریعہ دلائل کے قائم کرنا گویا کہ دوسرے الفاظ میں موجودہ زمین و آسمان کو بدل کر نئی زمین اور نیا آسمان قائم کرنا۔

جماعت احمدیہ کا لائحۂ عمل

مندرجہ بالا اغراض کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے لوگوں کے لئے اس آنے والے مقدس انسان نے ایک لائحۂ عمل اور پروگرام بھی تجویز کیا۔ اور وہ پروگرام و لائحۂ عمل مختصر الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دل سے اس بات کا عہد کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

(۲) جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

(۳) بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

(۴) عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

(۵) ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت راضی بقضا رہے گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

(۶) اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز رہے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(۷) تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ فروتنی عاجزی، خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

(۸) دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا۔

(۹) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

(۱۰) اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے مقدس انسان حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴)

بیعت کرنے کی دعوت

مندرجہ بالا پروگرام کی آخری شق کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا:۔

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولا کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا۔ اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا۔ خدا تعالےٰ نے میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مجدد الف ثانی کی بشارت

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان باتوں کو سن کر اور جماعت کے اغراض و مقاصد اور ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے جو لائحہ عمل جماعت کے سامنے رکھا گیا ہے

اس کو دیکھ کر وہ روحانیت کا متلاشی بہت خوش ہوا۔ اور اس کے قلب کو اطمینان ہوا۔ اور اس نے یقین کر لیا کہ یہی وہ شخص ہے جس کے لوگ منتظر ہیں۔ اور یہی وہ جماعت ہے جس کی خبر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مبدأ و معاد میں ان الفاظ میں دی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:-

واقول قولاً عجیباً لم یسمعہ احدٌ وما اخبر بہ مخبرٌ باعلام اللہ تعالیٰ ایای بفضلہ وکرمہ کہ بعد از ہزار و چند سالی از زمان رحلت المسرور علیہ وآلہ الصلوات والتحیات زمانے مے آید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد۔ دریں زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد و مظہر ذات احد جل سلطانہ گردد۔

(مبدأ و معاد ص ۵۸)

ترجمہ۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے بتانے سے یہ بات بتاتا ہوں ایک ایسی بات جسے نہ کسی نے سنا اور نہ ہی کسی خبر دینے والے نے اس کی خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ آتا ہے جبکہ حقیقت محمدی حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی یعنی جس طرح کعبہ من دخلہ کان آمنا کے ماتحت امن اور عافیت کا مقام ہے۔ اور جمال الٰہی کا مظہر ہے اسی طرح حقیقت محمدی جو دراصل جمالی کو چاہتی ہے اپنی پہلی کی زندگی جو کہ جمالی کو چاہتی ہے کی طرف عروج کر کے کعبہ سے متحد ہو جائے گی۔ اس وقت محمدی حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہو گی۔ اور احدیت خدا کی صفت احد کا مظہر ہو گی۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت

وہ انسان اچھی طرح سمجھ گیا کہ تاریکی کے بادل اس جماعت کے ذریعہ دور ہوں گے لیکن جہاں اس نے اس جماعت کے پروگرام اور اس کی اغراض کو دیکھ سن کر اطمینان کا سانس لیا وہاں ایک اور خیال اس کے دل میں اٹھا کہ یہ مختصر اور چھوٹی سی جماعت ہے اور بہت بڑا کام اس کے سپرد ہے۔ اور دنیا کی قریباً ہر جماعت اور ہر فرقہ اور ہر مذہب اسی چھوٹی سی جماعت کے خلاف ہے اور مادیت ایک لشکر جرار کے ساتھ اس پر حملہ آور ہے۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آج نہیں تو کل یہ چھوٹی سی جماعت فنا کر دی جائے گی۔ اس خیال پر اس شخص نے اپنی تسلی کے لئے نہایت ہی ادب کے ساتھ اس مقدس انسان کے سامنے یہ سوال رکھا کہ آپ کا تعلق باللہ، آپ کی قائم کردہ جماعت کا عمدہ اور عظیم الشان پروگرام میرے لئے بہت بڑے اطمینان کا موجب ہوا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ مادیت اور دہریت اپنے لشکر جرار لے کر آپ کے اور آپ کی جماعت کے مقابلہ پر صف آرا ہے حتیٰ کہ ہر مذہب کے نمائندے بھی اس لشکر جرار میں شامل ہو کر آپ پر اور آپ کی قائم کردہ اس ننھی سی جماعت پر بمباری کر رہے ہیں۔ مجھے یہ خطرہ محسوس ہوا ہے کہ کہیں یہ لشکر جرار آپ کے پروگرام کو فیل نہ کر دے۔ یہ الفاظ سن کر اس مقدس وجود کے چہرے پر جلال ظاہر ہوا۔ اور اس وجود نے نہایت پُر جلال آواز کے ساتھ یہ جواب دیا کہ:-

خدا کے ماموروں اور اس کے مقدسوں کے ساتھ ہمیشہ ہی ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ تاریکی کے فرزند ان کی مخالفت پر آمادہ ہوتے رہے لیکن ان کی مخالفت ان کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ بلکہ وہ کامیاب و کامران ہو کر اس دنیا سے گئے۔

اسی طرح میں خدا کا نور لے کر آیا ہوں۔ اس لئے میں دنیا میں اس نور کو پھیلانے میں کامیاب ہوں گا۔ اور ان کی مخالفتیں میرا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گی۔ میرا تعلق تو خدا کے ساتھ ہے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں بلکہ جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں نعوذ باللہ جھوٹا اور دجال ہوں تو وہ خدا جو حقیقت ہے وہ مجھ کو خود سزا دے گا

ایک پُر سوز دعا

نیز فرمایا میں تو ان لوگوں کی مخالفت کو دیکھ کر خود آستانہ الٰہی پر گر گیا اور میں نے خدا کے سامنے ان الفاظ میں گریہ و زاری کی کہ

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن این زمرۂ اغیار را
بر دل شاں ابر رحمت ہا ببار
ہر مراد شاں بفضل خود برار
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من
ور مرا از بندگانت یافتی
قبلہ من آستانت یافتی
در دل من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
با من از روئے محبت کار کن
اندکے افشائے آں اسرار کن

میں نے اس خدا کے سامنے جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔ اور رحیم اور مہربان ہے۔ جو کہ لوگوں کے حالات سے واقف ہے۔ اور جس سے کوئی پوشیدہ نہیں یہ گریہ و زاری کی کہ اے خدا اگر تیری نگاہ میں میں فسق اور شر سے بھرپور ہوں اور اگر تو دیکھتا ہے کہ میں بد گہر ہو گیا ہوں۔ تو اے میرے خدا مجھ بدکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور اس طرح میرے ان مخالفین کو خوش کر دے۔ اسی پر بس نہ کر بلکہ ان مخالفین کے دلوں پر رحمت کی بارش برسا اور ان کی تمام امیدوں کو پورا کر دے اور میرے در و دیوار پر آگ کی بارش برسا۔ اور میرا کلی طور پر دشمن بن جا۔ اور میرے جملہ کاروبار کو تباہ و برباد کر دے۔ لیکن اے میرے خدا اگر میں بدکار نہیں ہوں جیسا کہ یہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ میں تیرا عاجز بندہ ہوں اور تیرا آستانہ ہی میرا قبلہ ہے۔ اور میرے دل میں تو وہ محبت دیکھتا ہے جو کہ ان لوگوں سے یہ راز محبت پوشیدہ ہے تو اے میرے خدا میرے ساتھ محبت کا سلوک کر اور ان اندرونی اسرار کو ان لوگوں پر ظاہر کر دے (تا کہ یہ میری صداقت کو سمجھ لیں)

اللہ تعالیٰ کا سلوک

بانی سلسلہ احمدیہ نے مزید فرمایا کہ اس دعا کے بعد میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے کہ:

"میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں اگرچہ لوگ مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اس کے منہ کی قسم کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ مگر وہ مجھ کو جانتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اگر تم یقیناً سمجھو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے ..... جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں ایک دن فیصلہ کیا اسی طرح وہ اب بھی فیصلہ کرے گا خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں۔ اور پھر جانے کے لئے بھی ہیں یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۲)

پھر فرمایا:

"مخالف تو چاہتے ہیں کہ میں نابود ہو جاؤں اور ان کا کوئی ایسا وار چلے کہ میرا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامراد مریں گے اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے۔ اور قبروں میں حسرتیں لے گئے۔ مگر خدا میری تمام مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹)

مزید آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مخالفین کی تباہی اور اپنی جماعت کی ترقی کی اس قدر خبریں دی ہیں کہ ان کی وجہ سے میرا دل مطمئن ہے۔ چنانچہ دشمنوں کی تباہی اور ناکامی کے متعلق پے در پے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خبر دی

نمزق الاعداء کل ممزق۔ ان ربک فعال لما یرید۔ یعصمک من الاعداء۔ ان لم یعصمک الناس فیعصمک اللہ من عندہ۔

ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے یقیناً تیرا خدا گھات میں ہے۔ وہ تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔ اگر تجھے لوگ نہیں بچائیں گے تو وہ خدا اپنے پاس سے تیری حفاظت کے سامان کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"Though all men should be angry but God is with you He should help you. words of God cannot exchange"

اگر تم لوگ بھی تم سے ناراض ہو جائیں لیکن خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا تمہاری مدد کرے گا خدا کے وعدے کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔

پھر فرمایا۔ ینصرک اللہ فی مواطن۔ کئی میدانوں میں خدا تیری مدد کرے گا۔ یہ بھی بتایا کہ لوگ اکٹھے ہو کر مخالفت کے لئے آئیں گے۔ ان کے متعلق فرمایا۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر

قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ "تقویٰ"!

طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس فانی اور بے ثبات دنیا جس کے متعلق خدا تعالیٰ "کل من علیہا فان" فرماتا ہے۔ اس چند روزہ دنیا میں خدا تعالیٰ نے انسان کو کیوں پیدا کیا اور انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت کیا ہے۔ اس سوال پر جب ہم نظر غائر ڈالتے ہیں اور اس کے متعلق عمیق سوچ سے کام لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انسان کی پیدائش کسی اہم غرض کی بنا پر معرض وجود میں آئی ہے۔ یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے وہ چند دن اس دنیا میں رہ کر دیگر مخلوق خدا کی طرح اپنی مکروہات میں مبتلا ہو کر عیش و عشرت کی زندگی میں محو ہو کر فنا ہو جائے اور بعد میں اس سے کوئی باز پرس نہ ہو۔ اور نہ ہی اس کے اعمال کا کوئی جائزہ لیا جائے۔ ایسا یقین اور گمان سراسر فضول اور لغو ہے جس کو ... کا انسانی اور عقل سلیم تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی فطرت صحیحہ اس کو منظور کرتی ہے۔

اس سوال کو قرآن کریم نے یوں اُٹھایا ہے اور بعث بعد الموت کے ثبوت میں فرماتا ہے۔ "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ" یعنی اے انسان کیا تو خیال کر سکتا ہے کہ ہم نے اتنی بڑی عظیم الشان کائنات کو صرف اس لئے تیری خدمت میں لگایا ہے کہ کچھ عرصہ تو اس فانی دنیا میں خوب مزے سے گذارا۔ اس کے نقش و نگار سے لطف اندوز ہو کر یا کوئی اعلیٰ تعلیم یا ڈگری حاصل کر کے یا کوئی ایجاد اور علمی تحقیقات کر کے یہاں سے رحلت کر جائے اور بعد میں اس امانت کے متعلق تجھ سے کوئی ذرا تک بھی نہ کرے: نہیں نہیں ہرگز نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا! اے غافل انسان تیری پیدائش کا مقصد کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ نہایت ہی اہم اور نہایت ہی بلند اور نہایت ہی عظیم الشان ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ اہم اور عظیم الشان مقصد کیا ہے؟

اس سوال کا جواب بھی قرآن کریم ہی سے ملتا ہے کیونکہ وہ خالق بشر کا کلام ہے۔ جس طرح معمولی تعلق اور رشتہ کی بنا پر بیٹے کی حالت سے باپ، شاگرد کی حالت سے اُستاد واقف ہوتا ہے۔ اسی طرح خالق سے بڑھ کر کوئی مخلوق کی حالت سے زیادہ واقف کار اور کوئی نہیں ہو سکتا سو اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کی غرض بتلاتے ہوئے فرماتا ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" مطلب یہ کہ بڑے اور چھوٹے تمام انسانوں کو صرف اور صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے تا وہ خدا کے عبد بن جائیں۔ لہٰذا انسان کی پیدائش کی غرض عبودیت ٹھیری اور یہی وہ اعلیٰ اور ارفع مقام ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہی انسان کی ترقی کا کمال ہے اور انبیاء علیہم السلام بھی عبودیت ہی کے مقام پر ہوتے ہیں حتیٰ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عبد ہی کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مثلاً "ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا" اور "قام عبد اللہ" وغیرہ۔

یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کرام نے بھی عبد کے مقام کو سب سے اعلیٰ اور ارفع قرار دیا ہے۔ یہ اسی مقام پر پہنچ کر انسان عرفان الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ مگر اس مقام پر پہنچنے سے پہلے بہت سی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں دو طرح کے گروہ پائے جاتے ہیں۔ ایک فتویٰ کے گرد چکر لگاتا ہے اور دوسرا تقویٰ کو مدنظر رکھتا ہے۔ پہلا گروہ چاہتا ہے کہ بغیر کسی کوشش جد و جہد، ایثار، قربانی اور مجاہدہ کے عرفان الٰہی حاصل کرے اور ان کے نفس کی اصلاح بیٹھے بٹھائے ہو جائے۔ درحقیقت ایسے لوگ شریعت کے مغز سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش یہی ہوا کرتی ہے کہ شریعت کے لحاظ سے کون سا امر جائز ہے اور کون ناجائز حالانکہ یہ ظاہری شریعت تو صرف اس لئے ہے کہ انسان کے دل میں نیکی اور تقویٰ کا بیج بویا جائے۔ پھر اس بیج کو پروان چڑھانے اور اس کی آبیاری کے لئے مزید جد و جہد کی ضرورت ہے۔

دوسرا گروہ جو تقویٰ کے آئینہ سے دیکھتا ہے وہی نیکی اور بدی کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ وہ نہ تو حیلوں بہانوں سے کام لیتا ہے اور نہ ہی ظاہری شریعت اور ظاہری فتاوے کی بنا پر اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے وہ ہمیشہ اس حدیث پر عمل کرتا ہے کہ "الا ثم ما حاک فی صدرک ولو افتاک المفتون" سو بجائے کسی مفتی سے فتویٰ لینے کے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتا ہوا پہلے اپنے دل سے فتوےٰ لیتا ہے ایسے ہی لوگ تقویٰ کے مقام پر ہوتے ہیں وہ باریک در باریک بدی سے بچنے اور باریک در باریک نیکی کے کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے موقعہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندے کی خاص الہام سے راہنمائی کرتا ہے۔ اور اُس کا قدم نیکیوں کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کسی صوفی نے اپنے شاگرد سے دریافت کیا کہ تم کسی دوست کے مکان پر جانا چاہتے ہو مگر مکان کے دروازہ پر کتا کھڑا ہو جاتا ہے اور دروازہ روک لیتا ہے اس وقت تم کیا کرو گے۔ شاگرد نے کہا کتے کو ڈنڈے سے ماروں گا۔ صوفی نے کہا کہ اگر وہ ذرا الگ ہو جائے اور پھر اُلٹ کر بار بار تم پر حملہ آور ہو تو پھر کیا کرو گے شاگرد نے کہا اپنے دوست کو آواز دوں گا کہ تمہارا کتا مجھے اندر داخل ہونے نہیں دیتا اس کو ہٹا دو۔ تو صوفی نے کہا دیکھو ایک کتا تمہارے پیچھے ہمیشہ لگا رہتا ہے اور وہ شیطان ہے۔ اس کے لئے بھی جب دیکھو کہ تمہاری کوشش کارگر نہیں ہوتی تو پھر خدا کو آواز دو کہ الٰہی میں تو اس سے مقابلہ کر کے تھک سا گیا ہوں مگر یہ شیطان میرا پیچھا نہیں چھوڑتا گو میں بدی نہیں کرتا مگر نیکی کی توفیق مجھے نہیں ملتی۔ سو تو اس کتے کو ہٹا دے تا میں تیرے دربار میں پہنچ سکوں۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ اس تقوےٰ سے اکثر بے خبر ہیں۔ اور اپنے نفس کو دھوکا دینے کی غرض سے ایسے حیلے حوالے تراشتے ہیں۔ جو تقویٰ سے انسان کو دور پھینک دیتے ہیں۔ دراصل تقویٰ کی راہ محبت الٰہی اور محبوب کے رنگ میں رنگین ہونے سے ملتی ہے جب تک دل میں ایک تڑپ اور اضطراب نہ ہو کوئی فتوےٰ کام نہیں آتا۔ جس طرح چکنے گھڑے پر ہزاروں من پانی کی بارش ہو تو وہ سارے کا سارا صاف پھسل جاتا ہے۔ اسی طرح جب تک دل کے اندر تقویٰ نہ ہو تو ہزار فتویٰ کوئی کام نہیں دیتا سچ ہے سہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اور دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سچی تقویٰ کی راہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ خدا کو راضی کرا دیتی ہے اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے۔ ہر ایک مکار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ (کشتی نوح صفحہ ۳۳)

سو مومن کو چاہیئے کہ تقویٰ کے مقام سے ترقی کر کے عبد تقویٰ کا مقام حاصل کرے تا اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو۔ ایک اور مقام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہ پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزہ کو خدا تعالیٰ کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضروری ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں

مبارک وہ ہے جس کا کام تقوےٰ

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ):-

ہمیں اُس یار سے تقوےٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے

کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے

یہی آئینہ خالق نما ہے
یہی اِک جوہرِ سیفِ دعا ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اِتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے
بجز تقوےٰ زیادت ان میں کیا ہے

ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے

ہمیں تقوےٰ سے اُسنے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوےٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوےٰ

سنو ہے حاصلِ اسلام تقوےٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقوےٰ

مسلمانو بناؤ تام تقوےٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقوےٰ

یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کروگے تو اپنے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے۔ تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو (کشتی نوح صلا)

لہذا مومن کو چاہیئے کہ جب تک بلند مقام حاصل نہ کرلے تب تک وہ مطمئن نہ ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض باتیں از روئے فتوے جائز ہیں مگر وہ ادنےٰ مومن کے لئے جائز ہیں۔ اعلےٰ مومن کے لئے نہیں۔ اس لئے اعلیٰ مومن کا فرض ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے اور فطرتاً وہ کرتا بھی ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچا پیاز نہیں کھایا۔ کیونکہ اس کی بُو سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر آپ نے ان کے کھانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اور یہ کمزوروں کے لئے ہے۔ اعلےٰ مومن اس سے ضرور نفرت کرتا ہے بلکہ وہ اپنا ایک ایک قدم اپنے محبوب کے پیچھے رکھتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی نقل کیا کرتا ہے۔ مگر کمزور طبع انسان ہمیشہ جائز اور ناجائز کا سوال اُٹھاتا رہتا ہے اور ان کے پاس تمباکو۔ سگریٹ اور حقہ نوشی کی بو بھی معیوب اور مضر محسوس نہیں ہوتی اور اس کے متعلق بھی وہ فتوے ڈھونڈھتا پھرتا ہے حالانکہ متقی تو کچے پیاز تک کو بھی کھانا اپنی کمزوری خیال کرتا ہے۔ جو اپنے محبوب سے دوری کا سوال پیدا کر دیتا ہے۔ بعض اوقات ایک بات عوام کے لئے تو جائز اور نیکی میں شمار ہوتی ہے۔ مگر وہی بات خواص کے لئے ناجائز اور برائی میں شمار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر عدل ایک اچھی چیز ہے۔ اگر یہ عوام کے لئے اچھی ہے۔ خواص کے لئے عدل کا مقام زیبا نہیں۔ کیونکہ اُن کے لئے تو ضروری ہے۔ کہ عدل کے مقام سے ترقی کرکے احسان کا مقام حاصل ہو کیونکہ جو شخص رب العلمین۔ ... اور رحیم خدا کا مظہر بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اُس کو عدل پر ہی رہنا تو زیبا نہیں

تقویٰ کیا ہے

رہا یہ کہ تقویٰ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں۔ سو اس کے متعلق بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ ہی سُنیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ قرآن کریم میں جو تقویٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے متعلق ابو ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ تم کانٹوں والی جنگل پر سے گذرو تو کیا کرتے ہو۔ اُس نے کہا یہ بچا بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے ہٹ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا بس اسی کا نام تقوےٰ ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس جگہ سے بچنے کی کوشش کرے۔ ایک شاعر نے ان معنوں کو لطیف اشعار میں بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں ؎

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا وَ كَبِيْرَهَا ذٰلِكَ التُّقٰى

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ اَرْ ضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرٰى

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى

یعنی گناہوں کو چھوڑ دے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے یہ تقوےٰ ہے اور تو اُس طریق کو اختیار کر جو کانٹوں والی زمین پر چلنے والا اختیار کرتا ہے یعنی وہ کانٹوں سے خوب بچتا ہے۔ اور تو چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھ کیونکہ پہاڑ کنکروں سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔"

الغرض ہمارے لئے مناسب ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے اصول پر ہمیشہ کاربند رہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتی۔ بلکہ خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے"

آخر میں دعا ہے کہ مولا کریم سب کو تقویٰ بھی نصیب کرے اور اس پر ہمیشہ کاربند رہنے کی توفیق دے۔ عمل صالح بجالانے۔ باہم محبت و الفت بڑھانے اور حقیقی معنوں میں حق کے پھیلانے کی توفیق دے۔ اور ہمارے عملوں سے لوگوں پر یہ ثابت کردے کہ ہم واقعی ایک صادق نبی کے پیرو اور مرید ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار

سید محمد موسےٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اڑیسہ)

درخواست دعا میرے چھوٹے بھائی کی بیوی ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے احباب جماعت سے اس کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد ابراہیم کارکن دفتر بدر)

بھدرک اُڑیسہ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

از مکرم سید محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک

الحمد للہ کہ امسال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء کو نارائن چند ربائی سکول بھدرک کے وسیع ہال میں جو شہر کی مرکزی جگہ ہے منایا گیا۔ دو دن قبل سارے شہر میں پبلک کی آگاہی کے لئے بذریعہ منادی جلسہ کا اعلان کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں مطبوعہ دعوت ناموں کے ذریعہ تقریباً پانصد معززین شہر کو مدعو کیا گیا۔

یہ جلسہ۔ مقامی معزز ہندوؤں و غیر احمدیوں کے تعاون سے ... چند معزز ہندوؤں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی ایک مشترکہ سیرت کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر جناب مولوی محمد حنیف صاحب ڈپٹی سپیکر اڑیسہ اسمبلی و سابق ممبر پارلیمنٹ ہند قرار پائے۔

ڈاکٹر شری ہرے کرشن مہتاب صاحب سابق وزیر صنعت حکومت ہند و حال ممبر پارلیمنٹ و جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری پارٹی ہماری درخواست پر ازراہ کرم اس جلسہ کی صدارت فرمانے پر بخوشی رضامند ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے ہی پہلے اور بعد میں ۲۵ جنوری کی تاریخ مقرر فرمائی تھی۔ مگر افسوس کہ اچانک موصوف کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ آپ نے جلسہ سے ایک دو دن قبل ہی بذریعہ تار مطلع کیا کہ یا تو جلسہ ملتوی کیا جائے یا میرے بغیر جلسہ کیا جائے چونکہ ملتوی کرنا محال تھا۔ اس لئے بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء بروز دوشنبہ بوقت شام سات بجے جلسہ کی کارروائی زیر صدارت شری نرندر و چندر داس ... بی۔ ایل ہیڈ۔ بھدرک ڈیگری کالج شروع ہوئی۔ جو تقریباً ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔ صاحب صدر و ڈپٹی سپیکر صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی بشیر الدین صاحب احمدی نے درثمین سے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں جناب مولوی محمد حنیف صاحب ڈپٹی سپیکر اڑیسہ اسمبلی و صدر سیرت کمیٹی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد شری اودے نارائن جینا نے Shri Udaya Narayan Mahanaty ... نارائن چندر ہائی سکول (جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں شروع سے آخر تک کافی حصہ لیا اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے) نے اڑیسہ زبان میں ایک مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے خصوصیت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رواداری کی تعلیم کو مثالوں سے واضح کیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ہیڈ مولوی نارائن چندر ہائی سکول نے "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک دشمنوں ... کے متعلق" ایک تحریری مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم خواجہ بدیع الزمان صاحب ایم۔ اے اردو لیکچرار بھدرک کالج نے تقریر کی۔

خواجہ صاحب کے بعد مکرم محترم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مخصوص انداز میں ایک نہایت دلکش و مؤثر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ مولانا موصوف نے جہالت عرب کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ہی تھی۔ جس نے عرب کے وحشیوں کو انسان پھر بااخلاق انسان پھر باخدا انسان بلکہ خدا نما وجود بنا دیا۔ جس پر اپنے تو اپنے غیر بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ ایک ... نے فرمایا ہے

One Mohammad
Justifies the whole humanity.

اسی طرح آپ نے انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا سے حوالہ دیا جس میں درج ہے کہ "Mohammad ... the most successful of all Prophets."

غرضیکہ آپ کا طرز بیان اس قدر دلکش تھا کہ آپ کی تقریر کے وقت عجیب سماں بندھ گیا۔ جس کا معزز تعلیم یافتہ مسلم و غیر مسلم طبقہ پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر پہلو سے ساری دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے اور اُن کو آپ نے مختلف مثالوں سے واضح کیا۔

بعد ازاں مکرم محترم جناب مولوی سید محمد ... علی صاحب احمدی (جو سنگریا مقام سے اسی غرض کے لئے جماعت کی درخواست پر تشریف لائے تھے) نے بزبان اڑیہ اپنے مخصوص انداز میں ایک نہایت دلچسپ جسہ وار تقریر فرمائی۔ جس میں خاص طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر اخوت کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں آپ نے ... اڑیہ نظم جو آپ ہی کا نتیجہ فکر ہے سنا کر حاضرین کو بے حد محظوظ کیا۔ آپ کی تقریر اور اڑیہ نظمیں ہندو مسلم دونوں کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنیں۔ ان کے بعد مولوی صاحب موصوف ہی کی ایک اور اڑیہ نظم سکول کے ایک طالب علم نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مقامی کالج کے ... لیکچرر شری ... صاحب ایم اے نے تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ صرف ... شلوک میں ہی جادو بیٹھا ہے۔ مگر آج

مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ قرآنی آیات میں بھی کچھ کم جاذبیت نہیں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر اس قسم کے جلسے بار بار ہوا کریں اور اسلامی لٹریچر اڑیہ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا جائے۔ تو آپس کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کو بڑی تقویت حاصل ہو گی نیز بنگلہ زبان کی ایک منظوم پیشگوئی پڑھ کر حضور پر چسپاں کی۔ بعدہ شیخ مقبول علی صاحب د[illegible]ری داسر تھا سر [illegible] (D[illegible]) ایم۔ اے ہسٹری لیکچرار کٹک کالج نے مختصر طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی بیان کئے۔

بعد ازاں صاحب صدر شری نریندر و چندر داس ایم۔ اے و [illegible] (Chandar Das M.A. B.L. [illegible]) (جو کٹک کے نامی گرامی وکیل اور نہایت بارعب شخصیت کے مالک ہیں) نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے مثال قربانیوں کی بدولت دنیا میں جو عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔ اس سے ہمیں سبق لینا چاہیئے۔ نیز فرمایا کہ موجودہ مادیت کے زمانہ میں ایسی مقدس ہستیوں کے حالات زندگی کا چرچا کرنا نہایت ضروری اور مفید امر ہے۔ آخر میں آپ نے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعتیہ نظم "سلام بحضور خیر الانام" پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں مکرم محترم جناب مولوی محمد حنیف صاحب ڈپٹی سپیکر نے صاحب صدر حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ نہایت کامیاب و شاندار رہا۔ سامعین کی تعداد تقریباً چھ صد تھی۔ ہال کثرت ہجوم سے ناکافی ثابت ہوا جس کی وجہ سے برآمدہ میں لوگوں کو کھڑا ہونا پڑا۔

اس موقعہ پر ہم سب سے پہلے اپنے مولا کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہیں کہ جس نے محض اپنے فضل و کرم سے اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے اس جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا کی۔ بعد ازاں حضرت میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے از راہ ذرہ نوازی ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخش کر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کو بر وقت قادیان سے بھجوایا۔

اسی طرح ہم مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولوی سید صمصام علی صاحب۔ مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب کے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے دور دراز مقاموں سے سفر کی صعوبت برداشت کر کے ہمارے جلسہ میں تقریر و نظم خوانی کے واسطے تشریف لائے۔ مکرم مولوی سید فضل الحق صاحب بی۔ اے۔ ڈی۔ ای۔ ڈی نائب پراونشل امیر اڑیسہ۔ مکرم مولوی عبد الستار صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ کٹک۔ مکرم مولوی سید محسن صاحب بھی خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کھلا کٹ تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اور اپنے مفید مشورہ سے ہماری مدد فرمائی نیز جملہ ہندو و مسلم مقررین اور وہ احباب جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس موقعہ پر کٹک کالج کے طلباء نے خاص طور سے مدد کی۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

آخر میں مکرم محترم جناب مولوی محمد حنیف صاحب ڈپٹی سپیکر اڑیسہ اسمبلی کا بھی دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جلسہ کے انعقاد میں بڑا بھاری حصہ لیا۔ اور آخر تک اس کی کامیابی کے لئے کوشاں رہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

مختلف مقامات میں جلسہ یوم مصلح موعود کس طرح منایا گیا

اثبات حقیقت اسلام اور صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جس عظیم الشان نشان کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اوائل ۱۸۸۶ء میں خبر دی جسے حضورؑ نے با علام الٰہی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کیا حسب وحی الٰہی اس کا مصداق خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ کو قرار دیا۔ اور حضور کے وجود باجود میں وہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۲۰ر فروری کا مبارک روز مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی تعمیل میں ملک کے تمام حصوں میں قائم شدہ احمدی جماعتوں نے اپنے طور پر اجتماعات کئے اور نہ صرف اپنوں کو بلکہ غیروں کو اس پیشگوئی کا اصل مقصد یعنی اثبات حقیقت اسلام اور صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا غیروں تک بھی اس آسمانی آواز کو پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اُن کے اجلاسات کے مختصر کوائف قارئین کرام کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ مناسب ہے کہ جن جماعتوں نے تا حال ایسی رپورٹیں مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد اس طرف توجہ کریں۔ (ادارہ)

کلکتہ

حسب اعلان مورخہ ۲۰ر فروری کو جلسہ "یوم مصلح موعود" مسجد احمدیہ کلکتہ میں بوقت ۷ بجے شب منعقد ہوا۔ حاضری ۱۰۰ - ۹۰ افراد کی تھی۔ چند غیر احمدی احباب بھی تھے۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیز نام احمد کی نظم کے بعد عزیزی فیروز الدین نے حضور کے عہد خلافت کے کارناموں پر مشتمل ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے "مصلح موعود" کے بارہ میں پیشگوئیوں کی تشریح کر کے حاضرین کو بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی اور اپنے مامور حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں آسمانی نشان دنیا کے سامنے اسکی ہدایت کے لئے رکھا۔ اور کس طرح یہ عظیم الشان نشان حرف بحرف سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں پورا ہو رہا ہے۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے مختصر طور پر اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات کو دوستوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اپنی ہوش و حواس کی پچاس سالہ زندگی میں بے شمار بڑے اور مشہور علماء۔ پیروں۔ لیڈروں سے ملا ہوں۔ گفتگو کی ہے۔ تقریریں سنی ہیں۔ وعظ و نصائح سنے ہیں۔ لیکن جو چیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ میں اپنی چشم بصیرت سے پائی وہ کہیں نہیں دکھائی دی مجھے قسم کھانے کی بالکل عادت نہیں ہے۔ لیکن اس امر پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ حضور ہی وہ انسان ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جاوے گا۔ اور حضور ہی وہ مصلح موعود ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل کے ذریعہ پہلے سے خبر دی تھی۔ اور پیشگوئی میں بیان شدہ صفات حضور ایدہ اللہ کے وجود میں پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ مجھ ایسے کو ۱۹۱۴ء میں بیعت کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور اس طرح حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ کے کارنامے بیش از بیش ہمارے سامنے تازہ بتازہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ آپ کے کمالات ہمیشہ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ خواہ کسی جہت سے دیکھا جائے بخدا خاکسار کی نظر میں آج آپ ہی سب سے بڑا انسان دکھائی دیتے ہیں۔ اور ابتلا کا وہ طوفان جو ۱۹۳۴-۳۵ء میں اُٹھا اور پھر ابھی تازہ طور پر پاکستان میں دوبارہ اور نئے شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ہی کی رہنمائی سے جماعت کی کشتی کامیابی و فتح مندی کے ساتھ آگے بڑھتی چلی جارہی ہے اور بفضلہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ ہی مظفر و منصور ہوں گے۔ بالآخر وہ بیان جو حضور نے ڈاکٹر اقبال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ دوستوں کو پڑھ کر سنایا اور بعدہ دعا جلسہ برخاست ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ (خاکسار محمد شمس الدین سیکرٹری تبلیغ کلکتہ۔)

آسنور کشمیر

حسب اعلان مرکز جماعت احمدیہ آسنور نے بعد نماز ظہر ۲۰ر فروری ۱۹۵۲ء کو مقامی مسجد میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی۔ خواجہ غلام محمد صاحب ڈار نے حضرت مصلح موعود کی شان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں بیان کی۔ ازاں بعد دو بچوں حبیب اللہ شاہ و حمید اللہ ملک نے دلچسپ نظم پڑھی بعدہ مولوی عبد الواحد صاحب امیر جماعت نے مصلح موعود ایدہ الودود کے بارے میں پیشگوئیوں کے متعلق مدلل طور پر وضاحت فرمائی۔ ازاں بعد خاکسار نے بھی حضرت مصلح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات مختصر طور پر بیان کئے۔ پھر صاحب صدر مولوی عبد الواحد صاحب نے مختصر ریمارک پر نماز عصر کے ساتھ جلسہ کا اختتام فرمایا۔ اور سیدنا مصلح موعود ایدہ الودود کی بابرکت زندگی میں بابرکت اضافہ کے لئے دعا کی اور اس لئے بھی دعا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرما دے کہ وہ سیدنا حضرت مصلح موعود کے بابرکت وجود سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان رہنمائی و رہبری میں جماعت احمدیہ کو جلد جلد بڑھنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار عبد الاحد مولوی فاضل سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور۔ کشمیر)

اورین

۲۰ر فروری کو یہاں یوم مصلح موعود منایا گیا۔ اور جماعت کے مردوں اور مستورات نیز بچوں کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنا کر اور اس کا پورا ہونا جتنایا اور سنایا گیا۔ الحمد للہ۔

(سید وزارت حسین پراونشل امیر جماعتہائے صوبہ بہار)

جناب خانصاحب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر کا انتقال پر ملال

سلسلہ احمدیہ کے ایک قیمتی وجود خانصاحب مولوی ذوالفقار علیخاں صاحب گوہر مورخہ ۲۶ رفروری شام کو ۹۶ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلی صبح ریڈیو پاکستان نے بھی آپ کی وفات کی خبر نشر کی۔

آپ مولانا محمد علی شوکت علی کے بڑے بھائی تھے جہاں آپ ان دونوں بھائیوں کو سیاسیات میں حصہ لینے اور خدمت قوم و وطن کر کے خاص شہرت حاصل ہوئی وہاں خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر احمدیت کے نور سے منور ہوئے اور جماعت احمدیہ میں گوہر بنکر چمکے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے مخلص صحابہ میں سے تھے۔ ابتدائی عمر میں میسور اور رامپور میں پہلے نائب تحصیلداری اور پھر محکمہ آبکاری میں سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے ملازمت کر کے پنشن حاصل کی اور آخری عمر میں اپنے مقدس آقا کی پاک بستی قادیان میں ہجرت کر آئے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے وسرے ناظر اعلیٰ رہے اور کچھ عرصہ ناظر امور عامہ اور بالآخر دفتر تحریک جدید میں شعبہ تعلیم و تربیت کے انچارج بھی رہے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ دہلی میں مقیم تھے اور وہاں سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لے گئے اور اسی جگہ آپ کی وفات ہوئی۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔

احمدیت کے نور سے منور ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت سی برکتوں سے نوازا۔ چنانچہ آپ کے ہاں ۱۴ بچے اور بچیاں پیدا ہوئے اور اس وقت جبکہ آپ رحلت فرما گئے متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ آپ کی اولاد میں سے سوائے ایک کے باقی سب بفضلہ تعالیٰ اب تک زندہ موجود ہیں۔ جن میں بعض تو سلسلہ کی خاص خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دو بڑے بیٹے حاجی ممتاز علی خاں صاحب اور [illegible] صاحب اس وقت قادیان میں بطور درویش مقیم ہیں۔ مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب بطور مبلغ کراچی میں ہیں اور پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم۔ ایس سی تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ہیں۔

آپ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا وہاں خلفائے سلسلہ کے ساتھ بھی انتہائی وفاداری اور محبت و اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ آخری عمر میں جب تک آپ کی صحت نے اجازت دی موعود خلیفہ کے بازو بنکر خدمت دینی میں مصروف رہے۔ آپ ہندوستان کے مشہور شاعر داغ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کا کلام احمدیت کی تائید میں بہت ہے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو و انگریزی کے عالم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کے بعد ظاہری شہرت پسندی کی اور خاموش خدمت میں لگے رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت بڑے فدائی اور تہجد گزار اور خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔

جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری جو اس وقت قادیان میں بطور ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب مرحوم کے ساتھ دامادی کا تعلق رکھتے ہیں نے بیان کیا کہ ۱۹۳۴ء میں جب بہار میں شدید زلزلہ آیا جس سے اس علاقہ میں سخت تباہی ہوئی۔ آپ کی دعا نے ایک عجیب کرشمہ دکھایا جو بجائے خود ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ محترم حکیم صاحب نے سنایا کہ جس رات یہ زلزلہ آنے والا تھا حضرت مولوی صاحب رامپور میں تشریف فرما تھے اور حکیم صاحب کے گھر والے یعنی مولوی صاحب کی صاحبزادی زبیدہ بیگم بھی رامپور ہی میں مقیم تھیں کہ رات تہجد کے وقت آپ کو آواز آئی:-

”اپنی مونگھیر والی بیٹی سے کہو کہ یہ دعا پڑھے:-

یاحی یا قیوم برحمتک
استغیث یا ارحم الراحمین“

میں نے پوچھا کون کہتا ہے؟ تو ایک صورت سامنے آئی اور جواب دیا۔

”میں اللہ کہتا ہوں“

چنانچہ آپ نے اپنی بیٹی زبیدہ بیگم کو اسی وقت لکھا اور اس دعا کی طرف توجہ دلائی بقیہ رات گھر کے تمام افراد دعاؤں میں لگے رہے اسی بیچ ۱۵ اخباروں میں بہار کے شدید زلزلہ کی خبر شائع ہوگئی اور بعض انگریزی اخباروں نے لکھا:-

"Monghyr is no more"

مونگھیر بالکل مٹ چکا۔ مگر خدا کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے کہ زلزلہ کے وقت میں اپنے گھر میں تھا سارا شہر زمین سے پیوست ہوگیا۔ لیکن میرا مکان

”ذوالفقار میرزا تم پہ سلام“

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

شب درمیان ۲۶/۲۷ فروری دو بجے میری آنکھ کھلی تو خود بخود مندرجہ ذیل اشعار تیار ہونے لگے میں نے حیرت و استعجاب سے اپنے آپ کو روکنا چاہا کیونکہ میرے علم کے مطابق مکرم حضرت گوہر زندہ موجود تھے۔ صبح ریڈیو کی خبروں کے ضمن میں معلوم ہوا کہ آپ واصل بحق ہو چکے ہیں۔

یغفر اللہ لہ ویجعل الجنۃ مثواہ

راہیٔ ملکِ بقاء تم پر سلام — صاحبِ صدق و صفا تم پر سلام
گوہرِ یکتائے ما۔ تم پر سلام — ذوالفقارِ میرزا تم پر سلام

(۲)

احمدیت میں گذاری عمر یوں — جیسے شریانوں میں گرم و پاک خوں
بھولے بھٹکوں کا رہا تو رہنموں — رہبرِ راہِ ہدیٰ تم پر سلام

(۳)

دولت دنیا و دیں میں ہو سہیم — اور عسر و یسر میں قلب سلیم
ہے یہی تو مژدۂ فضلِ عظیم — خاتمہ بالخیر کا۔ تم پر سلام

(۴)

حق نے دکھلائی تجھے راہِ صواب — تیں بیعت تیں ہجرت کا ثواب
کام آئے گا ترے یوم الحساب — مرحبا صد مرحبا۔ تم پر سلام

(۵)

سالِ رحلت [ہجرت] اکمل آگاہ ہے — داخل خلد محمد داہ ہے
اور مغفور ابحذ اللہ ہے — ہے یہ ہاتف کی ندا۔ تم پہ سلام

۱۳۳۳ھ — ۱۳۷۲ھ

اگرچہ شکستہ تو ہوگیا۔ مگر خدا کے فضل سے گرنے سے محفوظ رہا۔ اور اسی طرح مونگھیر کے دوسرے مومن بھی مقابلۃً محفوظ و مصئون رہے۔ دراصل یہ سب حفاظت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ظاہر ہوئی جن کے پاک تعلق سے خدا تعالیٰ نے بروقت اپنے بندوں کو اپنے الہام خاص سے دعا کی تحریک کی پھر انہیں بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے آپ مشہور خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے والد محترم جناب عبدالعلی خاں صاحب نواب رامپور کے وزیر بھی رہے اور آپ کی والدہ احمدی بیگم جو اپنے بیٹوں محمد علی شوکت علی کے زمانہ میں سیاست میں بی اماں کے نام سے مشہور تھیں بڑی متقیہ اور عاقلہ تھیں چونکہ آپ اپنے بھائیوں میں سے بڑے تھے اسلئے جب آپکے والد محترم کا انتقال ہوا تو آپ نے علی گڑھ سے اپنی تعلیم چھوڑ کر ملازمت اختیار کر لی۔ اور اپنے خرچ پر اپنے دونوں بھائیوں محمد علی شوکت علی صاحبان کو تعلیم دلائی حتیٰ کہ محمد علی صاحب کو تعلیم کے لئے ولایت بھی بھیجا۔ یہ آپ کے ذوالقربیٰ سے حسن سلوک اور ان کی خدمت کی بہترین مثال ہے۔

جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب [illegible] مولوی صاحب کے بیٹے حاجی ممتاز علی صاحب درویش قادیان کے نام تعزیت کا خط لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

”آن مرحوم ہمارے خاص ساتھیوں میں سے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضرت صاحب کے ہمراہ دمشق میں وارد ہوا تھا تو حسن اتفاق سے اس ہوٹل میں (قیام) ہوا جس کے قریب ایک مسجد تھی اور اس کا منارہ سفید تھا۔ اس وقت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ورودِ دمشق کو عند منارۃ البیضاء والی حدیث کو پورا کرنیوالا بتلایا تھا۔ اور حسن اتفاق سے اس وقت جبکہ یہ الفاظ فرمائے حضرت خانصاحب اور یہ عاجز صرف دو ہی حضور کے ہمراہ اس ہوٹل میں مقیم تھے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ دیکھو کہ اس وقت صرف دو ہی اصحاب ہی ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔“

الغرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جنت کے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔ ادارہ بدر آپ کے تمام لواحقین سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے مرحوم والد کی نیک مثال پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (م۔ م۔ ع)

درخواستہائے دعا

چوہدری عبدالستار صاحب کراچی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں گو پہلے سے افاقہ ہے مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کے دو بچوں نے ایف ایس سی اور میٹرک کے امتحان میں شامل ہونیوالے ہیں انکی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مرزا محمد [illegible] قادیان ۲۷ سال سے [illegible] عارضہ کی وجہ سے علیل ہے۔ دو ماہ سے یہ تکلیف بڑھ گئی ہے بلکہ دو تین ہفتہ سے تو خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ رات کو بھی نیند میسر نہیں۔ دمہ کی تکلیف ہے۔ تمام بزرگان عظام جماعت احمدیہ و محترم درویشان سے دعا

مختصر اور ضروری خبریں

قاہرہ ۔ ۲۸ رفروری مصر کے پریذیڈنٹ اور سابق وزیر اعظم جنرل نجیب اچانک ۲۵ رفروری کو اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ ان کی جگہ کرنل ناصر بطور وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ مگر تین روز بعد ۲۸ رفروری کو پھر سے ملک کا صدر بنا دیا گیا۔

بیروت ۔ ۲۵ رفروری۔ جس روز مصر میں جنرل نجیب کے صدارت سے ہٹائے جانے کا انقلاب آیا شام میں بھی بغاوت ہو گئی۔ اور شامی صدر کرنل شیشکلی کو ملک سے بھاگنا پڑا ان کی جگہ ہاشم الاتاسی کو شام کا نیا وزیر بنا دیا گیا۔

کراچی ۔ ۲۵ رفروری آج شام پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی نے اعلان کیا کہ حکومت ریاست ہائے متحدہ نے باہمی تحفظ کے امریکی قانون کے ماتحت پاکستان کو فوجی امداد دینا منظور کر لیا ہے

رامپور ۔ ۲۴ رفروری جماعت اسلامی ہند کے تین سرکردہ اراکین لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ امیر جماعت اسلامی ہند مولوی ابو اللیث اصلاحی ندوی۔ جنرل سکرٹری مولوی محمد یوسف صاحب اور جماعت کے ترجمان "زندگی" کے ایڈیٹر مولوی حامد علی ان کی گرفتاری حفاظتی نظر بندی کے قانون کے تحت عمل میں آئی۔ گرفتاری سے قبل پولیس نے ان کے گھروں کو گھیرے میں لے لیا۔ اور ان کے مکانات کی تلاشی لی جو کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ یکم مارچ کی اطلاع ہے کہ ان تینوں اراکین کو رامپور جیل سے کسی دوسرے نامعلوم مقام کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۷ رفروری ہند پارلیمنٹ میں آج وزیر خزانہ مسٹر دیشمکھ نے ۵۵-۱۹۵۴ء کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں ۴۴ کروڑ ۹ لاکھ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ جسے مختلف ٹیکس لگا کر ۱۲ کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آمدنی کا اندازہ چار ارب ۵۲ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ۔ اور خرچ کا اندازہ چار ارب ۷۶ کروڑ ۹ لاکھ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔ تقریباً نصف آمدنی دفاع پر خرچ ہو گی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ جب تک موجودہ خطرہ موجود ہے دفاع کے اخراجات میں کمی نہیں کی جا سکتی۔

نیویارک ۔ ۲۶ رفروری۔ امریکی سگنل کور لیبرٹری کے دو انجنیئروں نے ایک ایسا وائرلیس سیٹ تیار کیا ہے۔ جو گھڑی کی طرح کلائی پر باندھا جا سکتا ہے۔ وہ ڈیڑھ انچ لمبا ایک انچ چوڑا اور ایک تہائی انچ موٹا ہے۔ وہ آدھے انچ لمبی اور ⅝ انچ چوڑی بیٹری سے چلتا ہے۔ اس وائرلیس کے ذریعہ ۴۵ میل دور کی آواز سن سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۲۶ رفروری۔ آمدنی کمیٹی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اب ہندوستان کی قومی آمدنی ۹۵ ارب ۳۰ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ جبکہ ۴۹-۱۹۴۸ء میں یہ آمدنی ۹۰ ارب ۱۰ کروڑ تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں فی کس آمدنی اوسط ۲۵۵ روپے سالانہ ہے۔

دہلی ۔ یکم مارچ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر دیوان آنند کمار نے پنجاب یونیورسٹی کیمپ کالج کے کانووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شاید بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات واشنگٹن۔ نیروبی۔ رنگون۔ کوالالمپور۔ اور بنکاک میں بھی ہوتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جیسے کیمبرج کے امتحانات ہندوستان میں ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہی یونیورسٹی دنیا کے دوسرے ممالک میں امتحانات لے سکتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں پنجاب کے سوا دوسرے صوبوں میں امتحانات نہیں لے سکتی۔

جیپور ۔۔۔۔ یکم رمارچ۔ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی کے ساتھ معاہدہ کرنے سے پاکستان کا وقار عالم اسلام میں بڑھ گیا ہے۔

مسٹر محمد علی نے نعشا کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہونے کے باعث پاکستان کو دفاع پر کثیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن امریکہ سے فوجی امداد ملنے کے بعد وہ صنعت و حرفت کو فروغ دینے کی سکیموں پر زیادہ روپیہ صرف کر سکے گا پاکستان کشمیر کو بزور ملحق کرنا نہیں چاہتا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کشمیر کے بغیر پاکستان مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہم کشمیر کا الحاق استصواب کے نتیجہ میں چاہتے ہیں ٹھیک اسی طرح جیسے ہم نے پاکستان ووٹوں کے ذریعہ حاصل کیا ہے ہماری خواہش ہے کشمیر حق خود ارادیت حاصل کرنے کے بعد پاکستان میں شامل ہو۔

مسٹر محمد علی نے کہا کہ ہندوستان اور روس میں امریکی امداد کے خلاف جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ محض کمیونسٹ پروپیگنڈا ہے۔ یہ الزام بے بنیاد ہے کہ امریکن امداد لے کر پاکستان کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان ایک سو ملین ڈالر امریکہ سے اب تک لے چکا ہے۔ اس صورت میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ امریکہ کے ہاتھوں فروخت ہو چکا ہے۔

لکھنؤ ۔ یکم رمارچ۔ وزیر اعلیٰ یو۔پی پنڈت پنت نے یو۔پی کونسل میں بجٹ پر بحث کے دوران مداخلت کرتے ہوئے اردو زبان کے متعلق کہا کہ حکومت کسی زبان کو کچلنا نہیں چاہتی۔ بلکہ اردو کو مذہبی رنگ دینا غلط پالیسی ہے۔

حکومت کی پالیسی یہ ہے۔ کہ یو پی میں تمام زبانوں کو پھلنے پھولنے اور ترقی کرنے کا موقع دیا جا سکے۔ لیکن یہ بات نہ بھولنی چاہیئے کہ ہندی سرکاری زبان بن چکی ہے اور سرکاری کاروبار ہندی ہی میں ہوگا پنڈت پنت نے تسلیم کیا کہ اردو بھی اسی ملک کی زبان ہے۔ لیکن انہوں نے دعویٰ کیا کہ اردو صرف یو۔پی کے شہری علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ دیہات میں اردو اور ہندی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

جکارتا ۔ ۲۸ رفروری۔ آج یہاں کے تین لاکھ مسلمانوں نے جن میں تقریباً گیارہ ہزار خواتین بھی شامل تھیں اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے ان غیر اسلامی سیاسی اداروں کے خلاف مظاہرہ کیا جو مذہب اسلام پر حملے کرتے ہیں۔

مظاہرے سے قبل ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔ کہ حکومت ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کرے جو اسلام کو "ہدف تضحیک" بناتے ہیں۔ یہ قرارداد منظور کرنے کے بعد انڈونیشی نائب صدر ڈاکٹر محمد حتا کو پیش کر دی گئی ہے۔ کیونکہ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو شہر میں موجود نہ تھے۔

یہاں کے مسلمانوں کو ان جماعتوں پر سخت غصہ آیا۔ جو یہ کہتی ہیں کہ قرآن کریم اور نبی کریم صلعم کی تعلیمات کا زمانہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اور اب ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

غازی آباد ۔ یکم مارچ۔ ڈاکٹر این بی کھاند سابق وائس چانسلر آگرہ یونیورسٹی نے یہاں جانند بشمبر ہرکو کالج کے جلسہ میں تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جب تک ہندی زبان پوری طرح ترقی نہ کرے انگریزی کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے برقرار رکھا جائے۔ انہوں نے انگریزی کی تعلیم کو لازمی رکھنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا انگریزی کو اختیاری مضمون بنانا خوفناک غلطی ہو گی۔

لاہور ۔ ۳ رمارچ گذشتہ چند دنوں سے لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے اور بھارت کی ناردرن ریلوے کے اعلیٰ افسروں کے درمیان ریل گاڑیاں چلانے کے سلسلہ میں جو بات چیت چل رہی تھی وہ کامیاب ہو گئی ہے۔ اور اب لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوے ٹریفک شروع کرنے کے سلسلہ میں تفصیلات کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور یہ طے پایا ہے کہ مسافروں کی موجودہ کم تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس لائن پر صرف شٹل ریل ڈبے چلائے جائیں گے۔ چند دنوں تک دونوں ریلوں کے جنرل منیجر آپس میں مشورہ کر کے ریل گاڑیاں چلانے کے متعلق اعلان کریں گے۔

مبلغ گولڈ کوسٹ کی بمبئی میں آمد

مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۲۴ رفروری کی رات مکرم مولوی نذیر احمد صاحب بشر مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ بمبئی کے احمدیہ دار التبلیغ "الحق" میں تشریف لائے۔ آپ فریضہ تبلیغ بجا لانے کے بعد افریقہ سے پاکستان تشریف لے جا رہے تھے کہ روانگی کے وقت جس ہوائی جہاز میں آپ سوار تھے اُسے کمپنی نے آپ کے کراچی کا ٹکٹ لے کر نے کی اطلاع نہ دی تھی اس لئے آپ کو بمبئی اترنا پڑا۔ مورخہ ۲۵ رفروری کی نماز مغرب کے بعد مولوی صاحب محترم نے احباب جماعت کو گولڈ کوسٹ کے تبلیغی حالات سنائے اور ٹکٹ کی بعض غلطیاں درست کرانے کے بعد بذریعہ بحری جہاز کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت سے منزل مقصود تک پہنچائے آمین